

## دنیا کا قدیم ترین پیشہ

بوڑھے رکھوالے کی کہانی نے جوناتھن کو پہلے سے کہیں زیادہ پریشان کر دیا۔ حکومتوں کا بازار دلچسپ معلوم ہوتا تھا، لہذا، اس نے فیصلہ کیا کہ وہ خود جا کر دیکھے کہ اپنی رقم کی واپسی میں کوئی اس کی مدد کر سکتا ہے یا نہیں۔

”تم اسے بھلا نہیں سکتے،“ بوڑھا رکھوالا اپنی گائیوں کے ساتھ چلنے کی تیاری کرتے ہوئے بولا۔ ”یہ پیلس میں ہے، چوک میں سب سے بڑی چیز یہی ہے۔ تم بڑے گیٹ سے ہو لینا۔ یہ تمہارے لیے ہی ہے۔ اس کے دونوں طرف دو بڑی بڑی کھڑکیاں ہیں۔ دائیں جانب جو کھڑکی ہے وہاں ان لوگوں کی لائن ہوتی ہے جنہوں نے اپنی ٹیکس کی رقم دینی ہوتی ہے۔ بائیں جانب جو کھڑکی ہے وہاں وہ لوگ لائن بناتے ہیں جنہوں نے اپنی ٹیکس کی رقم لینی ہوتی ہے۔“

”مجھے اندازہ ہے کس لائن میں زیادہ لوگ ہوتے ہوں گے،“ جوناتھن نے مذاق کیا۔

”ہاں، بالکل ہر مہینے ایک لائن چھوٹی ہوتی جاتی ہے اور دوسری بڑی ہوتی جاتی ہے۔“ بوڑھے آدمی نے رسیوں کو کھینچا اور بیڑھنے کے لیے جھٹکا دیا۔ آخر، جب ایک لائن ختم ہو جاتی ہے تو دوسری بھی ختم ہو ہی جائے گی۔“

ساری گلیاں یقیناً ٹاؤن چوک کی طرف جاتی ہیں۔ چوک میں ایک عالیشان پیلس ہے۔ اس کے بڑے سے دروازے پر یہ الفاظ کندہ ہیں: ”پیلس آف لارڈز۔“ اس سے پہلے کہ جوناتھن بڑے بڑے ڈگ بھرتا عمارت میں داخل ہو، چوبو بھی اپنی دم سیدھی اوپر کیے اس کے پیچھے پیچھے وہاں پہنچ چکا تھا۔ بلے کی پشت تھوڑی سی اوپر کواٹھی تھی اور اس کے بال بھی سیدھے کھڑے تھے۔ یہی حد تھی جہاں تک وہ جا سکتا تھا۔

جوناتھن سیڑھیاں چڑھتا پر شکوہ دروازے پر آ کھڑا ہوا۔ اس کے سامنے ایک نیم تاریک ہال موجود تھا جس کی چھتیں اس قدر اونچی تھیں کہ لیمپ اندرونی ماحول کو مکمل طور پر روشن کرنے سے قاصر تھے۔ بالکل اسی طرح جیسا کہ بوڑھے رکھوالے نے بیان کیا تھا، ہال میں بہت سے تھڑے قطار میں موجود تھے جن پر مختلف بینر اور جھنڈے

لہرا رہے تھے۔ تھڑوں کے سامنے کھڑے لوگ ہر راہ گیر کو آواز لگا رہے تھے اور زبردستی انہیں پمفلٹ تھما رہے تھے۔

ہال کے پار ایک طرف کانسی کا ایک بڑا دروازہ کھڑا تھا جس کے پہلو میں سنگ مرمر کے مجسمے اور بلند و بالا ستون بنے تھے۔ جوناتھن حکومتیں بیچنے والوں سے بچنے کی امید میں ہال کو عبور کرنے لگا۔ ابھی وہ دو قدم بھی اٹھا نہ پایا تھا کہ ایک پختہ کار عورت نے جو کلائیوں میں سونے کے کڑے اور کانوں میں بڑے بڑے بالے پہنے تھی، اسے اپنی طرف مخاطب کر لیا۔

”اے نوجوان، کیا تم اپنا مستقبل جاننا چاہو گے؟“ وہ اس کے قریب آتے ہوئے بولی۔ جوناتھن نے کنکھیوں سے اس بھڑکیلی عورت کو دیکھا، وہ کھلتے رنگوں کے سکارف اور بھاری زیورات سے لدی پھندی تھی۔ اس کے ہاتھ فوراً اپنی جیبوں کی طرف گئے، گرچہ گنوانے کے لیے اس کے پاس کچھ بھی نہیں تھا۔

اس نے حاوی ہوتے ہوئے اپنی بات جاری رکھی، ”مجھے آئندہ کا حال جاننے کا ملکہ حاصل ہے۔ مستقبل کے ڈر خوف سے بچنے کے لیے شاید تم کل کی ایک جھلک دیکھنا پسند کرو گے؟“

”سچ، کیا آپ مستقبل کو جان سکتی ہیں؟“ جوناتھن ایک خاص حد تک پیچھے ہٹتے ہوئے بولا تاکہ وہ برامحسوس نہ کرے۔ وہ اس بے حیا عورت کے بارے میں گہرے شک میں مبتلا تھا۔

”ہوں،“ اس نے جواب دیا۔ اس کی آنکھیں اعتماد سے چمک رہی تھیں، ”میں برجوں کو پڑھتی ہوں اور پھر جو کچھ میں درست سمجھتی ہوں وہ کچھ بتا تی ہوں، اس کی تصدیق کرتی ہوں یا اس کا دعویٰ کرتی ہوں۔ اچھا، ہاں، میرا پیشہ یقیناً دنیا کا قدیم ترین پیشہ ہے۔“

”قسمت کا حال بتانا؟“ جوناتھن نے اس کے دعوے پر حیران ہوتے ہوئے کہا۔ ”آپ بلوریں گولا استعمال کرتی ہیں یا چائے کی پتیاں یا۔۔۔؟“

”توبہ، توبہ، نہ، نہ، نہ!“ عورت نے حقارت کا اظہار کیا۔ ”میں بڑی نفاست سے کام کرتی ہوں۔ آج کل میں چارٹ اور حساب کتاب سے کام لیتی ہوں،“ اس نے خاصا جھکتے ہوئے اپنی بات میں اضافہ کیا، ”معیشت دان آپ کی خدمت میں حاضر ہے۔“

”کیسی تعجب کی بات ہے۔ معی، شت، دان،“ اس نے اس بھاری لفظ کو اپنی زبان پر گھماتے ہوئے آہستہ آہستہ دہرایا۔ ”مجھے افسوس ہے، میں تو ابھی ابھی لٹ کر آیا ہوں اور میرے پاس آپ کو دینے کے لیے کوئی پیسہ نہیں۔“

وہ بد دل سی ہوگئی اور مڑکر دوسرے متوقع گاہکوں پر نظر دوڑانے لگی۔

”پلیز،محترمہ،کیا آپ مجھے ایک بات بتا سکتی ہیں،“جوناتھن نے درخواست کی،”گو میرے پاس آپ کو دینے کے لیے کچھ بھی نہیں؟“

”ٹھیک ہے؟“عورت نے آزمانے کے لیے کہا۔  
”لوگ کچھ جاننے کے لیے آپ کے پاس عام طورپرکب آتے ہیں؟“

اس نے ادھر ادھر دیکھا کہ کوئی ان کی بات سن تو نہیں لے گا۔ پھر، اس نے سرگوشی کی،”چونکہ تمہارے پاس مجھے دینے کے لیے ایک پیسہ بھی نہیں،میں تمہیں ایک چھوٹا سا راز بتاتی ہوں۔ گاہک اس وقت آتے ہیں جب انہیں مستقبل کے بارے میں تحفظ کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ پیش گوئی اچھی ہو یا بری،خاص طورپر جب یہ بری ہو، لوگوں کو تو اس بات سے تسلی ملتی ہے کہ وہ کسی دوسرے کی پیش گوئی سے جڑے رہ سکتے ہیں۔“

”اور آپ کی پیش گوئیوں کے لیے پیسے کون خرچتا ہے؟“جوناتھن نے پوچھا۔

”کونسل آف لارڈزمیری پیش گوئیوں کی سب سے بہترین گاہک ہے،“اس نے فخر سے جواب دیا۔ لارڈزمجھے اچھا خاصہ معاوضہ دیتے ہیں۔ اصل میں تو یہ دوسرے لوگوں کا پیسہ ہوتا ہے۔ پھر وہ میری پیش گوئیوں کو اپنی تقریروں میں استعمال کرتے ہیں۔ اس طرح وہ ایک تاریک مستقبل کی تیاری کے لیے زیادہ رقم اینٹھنے کو جائز ثابت کرتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اس کا ہم دونوں کو بہت فائدہ ہے۔“

”یہ تو ایک بڑی ذمہ داری کی بات ہوئی نا،“جوناتھن نے کہا،  
”آپ کی پیش گوئیاں کتنی درست ثابت ہوتی ہیں؟“

”تم یہ سن کر حیران ہو گے کہ بہت کم لوگ یہ بات پوچھتے ہیں مجھ سے،“ معیشت دان نے دبی دبی ہنسی ہنستے ہوئے کہا۔ اس نے ذرا تامل کیا اور پھر محتاط انداز میں اس کی آنکھوں میں دیکھا۔ ”سیدھی اور سچی بات تو یہ ہے کہ تم ایک سکہ گھما کر زیادہ صحیح پیش گوئی حاصل کر سکتے ہو۔ سکہ گھمانا تو اتنا آسان ہے کہ ہر کوئی بڑی آسانی سے کر سکتا ہے، لیکن اس کا کسی کو کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ خوفزدہ لوگ اس سے کبھی مطمئن نہیں ہو سکتے،اس سے میں کبھی دولت مند نہیں بن سکتی، نہ ہی اس سے لارڈز کبھی طاقتور بن سکتے ہیں۔ تو تم سمجھ سکتے ہو، اہم بات یہ ہے کہ میں ان کے فائدے کے لیے متاثر کن

اور مبہم قسم کی پیش گوئیاں گھڑتی رہوں، یا انہیں کوئی اور مل جائے  
گاجو یہی کام کرے گا۔“  
”ہوں،“ جوناتھن سوچنے لگا، ”یہ دنیا کا قدیم ترین پیشہ ہے۔“